مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی صحت میں بفضل خدا قدرے ترقی ہے۔ باوجود اس حالت اور خرابیٔ موسم کے بھی دینی مہمات اور خدمات میں مشغول رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی ہمت وصحت میں برکت دے۔

مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول میں طلبا نے حاضر ہوکر پڑھائی شروع کردی ہے مبلغین کالج کے طلبا بھی پڑھائی میں مشغول ہیں ہمارے علماء جو سراوان ضلع فیروزپور میں مباحثہ کے لئے گئے تھے۔ یکم ستمبر کی شام کو واپس آگئے ان کے متعلق انشاء اللہ اگلے پرچہ میں تفصیلی حالات ہدیۂ ناظرین کئے جائینگے۔

اس ہفتہ بھی بہت سے احباب تشریف لائے۔

الحمد للہ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بہت سے نئے طالبعلم آئے ہیں اور بفضل اللہ دن بدن مدرسہ ترقی ہے

اخبار احمدیہ

انبالہ سے شیخ نصیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ انبالہ میں پیغام پارٹی کا زیادہ زور ہے۔ سو اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے میں بذریعہ اخبار اعلان کرتا ہوں کہ انبالہ چھاؤنی اور شہر میں کوئی شخص پیغامی نہیں ہے۔ صرف ایک شخص ریلوے سٹیشن پر ہے۔ اور وہ بھی لدھیانہ سے تبدیل ہوکر آیا ہے اسقدر نشانات دیکھ کر کوئی بدنصیب ہی ہوگا۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح کی غلامی میں داخل نہ ہو ٭

میدان کارزار سے ڈاکٹر محمد حسین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن اپنے لئے اور اپنے رفقاء کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

مردان سے برادر محمد شریف اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ میں سخت ابتلا میں ہوں احباب انکے لئے دعا کریں ٭

مونگھیر سے برادر محمد سعید الحسن صاحب لکھتے ہیں کہ آریہ اور عیسائی لوگ مسلمانوں پر اکثر اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ اور چونکہ وہ تسلی بخش جواب دے نہیں سکتے اس لئے وہ ہم سے اگر پوچھتے ہیں۔ اور بشوق جوابات سنتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی عظمت کے قائل ہوتے ہیں اور پھر میں مخالفین اسلام کے جوابات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی ثناء اللہ نے دیئے ہیں۔ مقابلہ کرکے ان لوگوں کو دکھاتا ہوں تو ان لوگوں کو مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اقرار کرنا پڑتا ہے، اللہ تعالیٰ پاک دلوں کو جلدی قبول حق کی توفیق عطا فرمائے

تلا کمبوہ (منٹگمری) سے میاں فضل الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ اکثر لوگوں کو تبلیغ کیگئی۔ از انجملہ ایک ڈاکٹر صاحب سے وفات مسیح پر گفتگو ہوئی۔ اور قرآن کریم کی مختلف آیات سے اسے ثابت کیا گیا کہ حضرت مسیحؑ وفات پاچکے ہیں۔ اور پھر ختم نبوت پر بحث ہوئی۔ اور بتایا گیا کہ جب نبوت خدا تعالیٰ کی نعمت ہے تو امت محمدیہ کیونکر اس سے محروم رہ سکتی ہے ؟ ڈاکٹر صاحب

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع کیا۔

نے اور بھی بعض اعتراضات کئے۔ جن کے بفضل خدا تسلی بخش جوابات دئے گئے ۔

بھاگل پور سے اخویم نور الحسن صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں پر وہ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ انکی وجہ سے تبلیغ کا کام خوب ہو رہا ہے۔ مخالفین نے بحث کے لئے ایک مولوی کلکتہ سے منگوایا۔ احمدیوں کی طرف سے میاں اظہر حسین صاحب نے وفات مسیح پر ان سے گفتگو کی۔ اور انہوں نے وفات مسیح کو مان لیا فالحمد للہ۔ اس کے بعد مولوی عبد الماجد صاحب نے کہا کہ آپ حیات مسیح ثابت کریں۔ اور ہم وفات مسیح ثابت کرینگے۔ جب مولوی صاحب حیات مسیح ثابت نہ کر سکے تو ایک شخص نے کہا کہ میں ایمان لاتا ہوں تو پھر مولوی صاحب نے کھڑے ہو کر " وحرام علی قریۃ الآیۃ سے ثابت کیا کہ نیک روحیں پھر دنیا میں واپس آئینگی۔ مولوی صاحب کی بے سر و پا باتیں سنکر اکثر نے تنفر ظاہر کیا۔ اور ایک شخص نے بیعت کی درخواست کی۔ تین چار آدمی اور بیعت کے لئے تیار ہیں۔ خدا تعالیٰ توفیق دے کہ وہ جلدی حق کو قبول کر لیں ۔

موچھ اونی سے بابو عبد الکریم صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں ایک کلرک ہیں۔ میں بوقت فرصت انکے پاس جاتا ہوں۔ مذہبی گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ وفات مسیح کو تو انہوں نے مان لیا ہے۔ امید ہے کہ دوسری باتوں کو بھی انشاء اللہ جلدی ہی سمجھ جائینگے۔ یہاں ایک شخص ابھی جنگ سے واپس آئے ہیں۔ انکو حضرت صاحب کی پیشگوئی متعلقہ جنگ پڑھ کر سنائی گئی۔ سنتے ہی کہہ اٹھے کہ یہ پیشگوئی بالکل درست ہے۔ اور یہ واقعات ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں اب بفضلہ تعالیٰ سلسلہ سے ان کو خاص تعلق پیدا ہو گیا ہے فالحمد للہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معرفت امام کی توفیق عطا فرمائے۔

خبریں

جنگ | پیرس کا ایک مراسلہ سرکاری مظہر ہے کہ چھ جرمن طیاروں نے ۲۹۔ اگست کی صبح کو پیرس پر دھاوا کرنیکی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ انہوں نے تین مقامات پر بمب پھینکے جن سے ایک بستی میں دو نرسیں اور ایک بچہ ہلاک ہوا۔ فرنچ مشینوں نے ان طیاروں کا تعاقب کیا اور ان پر گولہ باری کی نیز فرانسیسی دستہ کے کمان افسر نے ایک جرمن طیارہ کا (۳۰۰۰) میٹر کی بلندی پر تعاقب کیا اور مقام سنلس پاس سے نیچے گرا لیا اور اس کی مشین وغیرہ جلا کر خاک کر دیگئی۔

اسی طرح پیرس سے ایک اور ہوائی مقابلہ کی خبر ہے کہ جرمنوں نے فرانسیسوں کی پچھلی زبردست تاختون کے جواب میں چار ہوائی جہازوں سے فرنچ لائنوں پر تاخت کی۔ باین قصد کہ پیرس پر دھاوا کرینگے مگر فرنچ طیاروں نے بڑی سرگرمی سے ان کا پیچھا کیا۔ تین جرمن مشینیں بڑی پھرتی سے ہٹ گئیں اپنی لائینیں پھیر لیں۔ مگر ایک مشتعل ہو کر ایک بیابان میں گرا لیا گیا۔ ان میں جو آدمی تھے جلا دیئے گئے۔ چوتھے نے ایک مقام پر پانچ بمب پھینکے مگر بعد میں بھگا دیا گیا۔

امارت بحریہ نے مسٹر بالفور کی ایک چٹھی شائع کی ہے جس میں ذکر ہے۔ کہ زپلین تاختوں میں گزشتہ ۱۲ ماہ کے اندر (۷) بالغ مرد اور (۸) بچے ہلاک ہوئے۔ اور ۱۸۹ مرد ۱۳ بچے مجروح۔ جنگی جوان یا جہاز ران کوئی نہیں مارا گیا۔ صرف ایک موقعہ پر خفیف نقصان ہوا کہ جسے کھینچ تان کر بھی ادنیٰ ترین ملٹری اہمیت دیجا سکتی ہے۔ دشمن کی یہ تاختیں وحشیانہ تھیں۔ مگر چنداں نتیجہ خیز ثابت ہوئیں

فرنچ مراسلہ سرکاری (۲۹ اگست ۱۵ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ مغربی پوسٹ پر ... محاذ بین فرانس کے توپخانہ نے جرمن لائنوں پر لگاتار گولہ باری کی۔ خصوصاً لنیز سے جانب شمال علاقہ البین رولتے وآرگون وغیرہ میں۔ مقام میری تھیرزیر اور دشت ملن کورٹ کے مغرب میں بڑی سخت دست بدست لڑائی ہوئی۔ مگر فرنچ غالب رہے۔ دشمن کی خندقوں وغیرہ پر شدید گولہ باری ہوئی۔

روسی محاربات سے متعلق تازہ خبر ہے کہ قلعہ بریسٹ لٹوسک کو خالی کرنے سے پہلے روسیوں نے قلعہ بندیوں اور پلوں کو اڑا دیا اور قلعہ نشین سپاہ میدانی جمعیت میں آن ملی۔ روسی جنرل سٹاف اعلان کرتا ہے کہ جرمنوں کا یہ ادعا غلط ہے کہ ہمنے قلعہ مذکور پر حملہ کیا یہ امر کہ روسی پہلے ہی اس کو چھوڑ جانے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ ان واقعات سے ظاہر ہے کہ انہوں نے اپنی ایک لاکھ قلعہ نشین جمعیت کو وہاں رکھنا مناسب نہ سمجھا اور ساتھ ہی تمام قیمتی سامان بھی اچھے وقت پر وہاں سے نکال لیگئے۔ صرف دریائے بگ کے بائیں کنارہ والے قلعون نے مقابلہ کیا تاکہ روسی افواج مشرق کی طرف واپس جا سکیں اور جب یہ نقل و حرکت ہو چکی تو قلعبندیاں اور پل تباہ کر دیئے گئے اور ان قلعون کی فوجیں عساکر میدان میں شامل ہو گئیں اور اس طرح جرمنوں کو کچھ ہاتھ نہ آیا۔

لنڈن ۲۹۔ اگست (ویلنا پر جرمنوں کی پیشقدمی کامیابی کے ساتھ روکدی جاتی ہے) ویلنا اور ریپٹ پر لڑ رہے ہیں۔ جرمنوں نے دو نئے حملے شروع کئے ہیں۔ ایک ریپٹ سے جانب جنوب۔ دوسرا مشرقی محاذ گلیشیا پر۔ ایک مراسلہ سرکاری مظہر ہے کہ علاقہ ریگا میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے مگر فریڈرکسٹاٹ کیطرف شدید جنگ جاری ہے۔ غنیم کے شبخوں کو دریائے ویلنا و نیمن کے درمیان روسی سپاہ کے جوابی حملوں نے روکا۔ ضلع ولاڈمیر و ولنسکی میں ۲۶۔ اگست کو دشمن نے ٹورچن کیجانب بڑھنا شروع کیا تھا۔ چنانچہ اس محاذ پر افواج طرفین کا مقابلہ ہوا۔ جرمنوں نے دریائے بریگ وسٹیر وغیرہ پر کئی جگہ حملہ کیا خاصکر برزیحینے کے شمال اور پوڈگٹیزی کے مغرب میں بڑی شد و مد سے حملہ آور ہوئے اور دریائے زلوٹالیپا کے دائیں طرف قدم جما لئے۔

اٹلی و آسٹریا کی آویزش سے متعلق ریوٹر کا بیان ہے کہ اول الذکر کو حال میں مزید کامیابی حاصل ہوئی۔

پروشیا (جرمنی) کے نقصانات جنگ بغایۃ ۲۴۔ اگست (۱۷۴۰۸۳۶) بیان کئے گئے ہیں۔ جنمیں مقتول مجروح و مفقود الخبر شامل ہیں

دردانیال وغیرہ کے برٹش نقصانات کی فہرست مورخہ ۲۶ و ۲۸۔ اگست میں مقتول و مجروح افسروں کی تعداد تقریباً ۱۸۵ بیان کی گئی ہے۔ افسوس !

وزیر ہند کے پیام برقی بنام حضور وائسرائے مورخہ ۲۹ اگست میں روسی مراسلہ کی بنا پر بیان کیا گیا ہے کہ پچھلے بدھ اور جمعرات کو مقامات بوسنک تیریا کی طرف دشمن نے شدید حملے کئے ۲۳

۲۴-۳۰ - وسطی نیمن وغیرہ پر روسی پسپا ہو رہے ہیں جرمن مراسلہ سرکاری مظہر ہے کہ قلعہ جات ادیٹا بین کو دنو دگراڈ نو روسیوں نے خالی کر دیئے اور جرمنوں نے ان پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی بیان ہے بیالوٹسک کیطرف غنیم نے بدھ و جمعرات کو جان توڑ حملے کئے جنہیں روسیوں نے بنقصان کثیر پسپا کر دیا۔ قلعبندیوں کو اڑا دیا۔ اور قلعہ نشین فوج معرکہ کارزار میں جا ملی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۱۵ء

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

(الحشر رکوع ۳)

*

مندرجہ عنوان ارشادِ الٰہی میں انسان کی فلاح وبہبود اور نجات اُخروی کا ایک ایسا قیمتی گُر بتلایا گیا ہے کہ جو شخص اسکو اپنا اصولِ زندگی قرار دے لے وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے اپنی دُنیا وعقبیٰ کے قریبًا سارے کام سنوار سکتا ہے۔ ہر قسم کی اصلاح ہر قسم کی ترقی اور ہر قسم کے اغراض ومقاصد میں یہ اصول انشاء اللہ کلیدِ کامیابی ثابت ہوگا۔ یہ ظاہر ہے کہ انسان کو جو جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ودیعت فرمائی ہیں انمیں **عمرِ رواں** ایک ایسی چیز ہے جس کا بدل یا تلافی ممکن نہیں۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ خدائے قادر مطلق اپنی کسی حکمت ومصلحت کے ماتحت ایک شخص کی زندگی کو بڑھا دے مگر جو حصۂ زندگی ایک دفعہ گزر گیا۔ اُس کا واپس آنا کسی طرح متصوّر نہیں ہے پس جو انسان وقتِ عزیز کی قدر وقیمت جانتا اور اُسکی اہمیت سمجھتا ہو وہ کب گوارا کرے گا کہ حیاتِ مستعار کا ایک لمحہ بھی رائگاں جانے دے۔ کیونکہ اسے تو ہر وقت یہی سا سُنا لگا رہے گا کہ مجھ سے زندگی کے سال وماہ نہیں ایک ایک منٹ بلکہ پل پل کی باز پرس ہونی ہے کہ تم نے انکو کس طرح گزارا۔ کیا کیا نیک عمل کمائے؟ پھر اگر وہ عجز وکسل سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوا ہمیشہ سرگرم سعی رہے اور امکان بھر اسبات کا خیال رکھے کہ اس کا کوئی وقت مفید ونیک کاموں سے خالی وبیکار نہ جائے تو امید ہے کہ وہ انشاء اللہ ضرور **نافع الناس زندگی** کا ایک قابلِ تقلید نمونہ قائم کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اس مندرجہ عنوان کلام پاک میں لفظ "غد" کچھ عجیب بلیغ ومعنی خیز واقع ہوا ہے جس کا مفہوم اگرچہ عام طور پر **فردائے قیامت** لیا جاتا ہو لیکن اگر ہم ذرا غور وتدبر سے کام لیں تو اپنی زندگی کے تمام معاملات دینی ودنیاوی میں اس سے بہت کچھ سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ انسانی اشغال وافعال دو ہی قسم کے ہو سکتے ہیں۔ مفید یا غیر مفید۔ کیونکہ جو کام بظاہر نہ مفید ہو نہ مضر وہ بھی کم از کم عبث اور موجبِ تضیع اوقات ہونیکے سبب لغو وبیہودہ ہی شمار ہوگا۔ ایک مآل اندیش ودانشور انسان آخر الذکر قسم کے مشاغل میں تو کیوں اپنا وقتِ عزیز کھونے لگا؟ ظاہر ہے کہ وہ نیک کاموں کو ہی اپنی مساعی اور لمحاتِ حیات کا مصرف صحیح قرار دے گا۔ پھر جہاں تک اسکی فہم وطاقت یاری دے گی ہر ایک آن بلکہ قلیل سے قلیل حصۂ وقت کے متعلق وہ اس بات کا اہتمام کرے گا کہ اسے غفلت وغلط کاری میں نہ گنوائے تاکہ اگلے دن یا بعد آنے والی گھڑیوں میں اس ناممکن التلافی نقصان پر بے سود پچھتانا نہ پڑے تو گویا وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ کا قیمتی اصول ایک عدیم النظیر سبق ہے جو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے اس خوبی وبلاغت سے شاید ہی سکھلایا ہو جیسا کہ قرآن مجید میں بتلایا گیا ہے۔

فکر وذرا کو دینی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو اس کا منتہا اور اصل مدعا یہ نکلتا ہے کہ انسان اپنی بسر بردِ حیات کو ایسے سانچے میں ڈھالے اور ایسے رنگ میں رنگے جو رضائے مولیٰ کا موجب ہو اور اس کا بہترین ویقینی ذریعہ یہ بلکہ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ خود خدا کی طرف سے جو لوگ اس منزلِ مقصود تک پہنچانے والے سبق سکھانے آتے ہیں ان کا ساتھ دے اور مطیع بن جائے۔ ہماری جماعت پر یہ خدائے تعالیٰ کا **فضل عظیم** ہے کہ اس نے ہمیں اپنے مامور برحق (علیہ السلام) کو پہچاننے اور اس کے حلقہ بگوشوں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی اب ہمارا فرض جہاں ایک طرف یہ ہے کہ اوروں کو بھی اس خیر محض کی دعوت دیں اس کے ساتھ ہی دوسری جانب ایک بڑی بھاری ذمہ داری ہم پر یہ بھی عائد ہوتی ہے کہ اپنی سہل انگاری سستی اور غفلت سے اس پاک تعلق کو برائے گفتن کافی نہ سمجھیں بلکہ ہر روز بلکہ ہر گھڑی اپنے تمام کاموں اور حرکات سکنات تک کا محاسبہ کرتے رہیں کہ ہم نے اس عظیم الشان نعمت کی کیا قدر کی اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اپنی پچھلی غافلانہ زندگی سے بیزار ہو کر **نئی زندگی** میں کون کونسی اخلاقی یا روحانی اصلاح وترقی کی؟ اس مقدس انسان۔ ہاں اس برگزیدہ مامور ومرسل یزدانی کے پاک مشن کو کامیاب بنانے میں کیا کچھ قربانی اور سعی وجانفشانی کی؟ دیگر تدابیر ظاہری کے علاوہ دعاؤں سے اور **نیک نمونہ** دکھلا کر سلسلۂ حقہ کی کس قدر خدمت کی؟ وغیرہ وغیرہ

جو شخص غافلانہ زندگی کا خوگر نہیں وہ تو اپنے ایک ایک منٹ کا فکر رکھتا ہے مگر کم از کم سال تمام گزر جانے کے بعد تو ہر معمولی ہوشمند کو بھی خیال آہی جانا چاہیئے کہ ہم نے برس کے تین سو پینسٹھ دنوں میں "وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ" کی تعمیل کن کن امور میں کس حد تک کی؟ ہمیں اپنے برادران دینی کی نسبت یہ سُننا بھی گوارا نہیں کہ وہ اس محاسبہ سے بے فکر ہونگے اور اسی لئے ہمیں انکی حمیت۔ انکے اخلاص اور مومنانہ فرزانگی سے توقع ہے کہ ضرور انھوں نے اپنی اپنی فرصت ہمت ومقدرت کے مطابق سلسلہ حقہ کی بہت کچھ قابل قدر خدمتیں انجام دی ہونگی۔ اور انشاء اللہ العزیز اب سے ۳-۴ ماہ بعد جبکہ وہ **جلسہ سالانہ** کے موقعہ پر اپنے اولوالعزم امام محترم (ایدہ اللہ) کی خدمت میں حاضر ہونگے تو نظام قومی کے اصول پر ہر جگہ کی جماعت کے قائم مقام عہدیدار احمدیہ کانفرنس کے اجلاس میں اپنی اپنی کارگذاری کی رپورٹیں پیش کریں گے ارادہ ہے کہ آیندہ اشاعت میں خدا چاہے تو ان ضروری کاموں کی تصریح کردیجائے جنکی طرف تمام مقامی انجمنوں اور جماعتوں کی توجہ حتی الوسع التزام واہتمام کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

وما توفیقی الا باللہ

غیر احمدی کو لڑکی دینا

بعض احباب پہلے تو غلطی وغفلت سے اپنی لڑکیوں کا رشتہ غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ کردیتے ہیں اور پھر طرح طرح کی الجھنوں اور مشکلات میں مبتلا ہو کر داد فریاد شروع کرتے ہیں جبکہ اس حمت وفضیحت سے چھٹکارا خالی از دقت نہیں ہوتا۔ مومن کے کام دینی ہوں یا دنیاوی مآل اندیشی وہوشمندی کے ساتھ ہونے چاہیئیں۔ مخالفین سلسلہ تو جہاں تک ان سے بن پڑیگا ہمارے مفادِ دارین کو گزند پہنچانے کے درپے رہینگے پھر ہم کیوں نہ حتی الامکان اپنے بچاؤ کی فکر رکھیں۔ مثلاً ایسے حالات میں جہاں غیر احمدی خویش اقربا ہم کو اس قسم کے ناجائز رشتہ ناطوں میں پھنسانے کے جوڑ توڑ کرتے ہوں ہمارا یہی فرض ہے کہ بطور پیش بندی وحفظ ماتقدم انکی چالوں کو ناکام رکھنے کا بندوبست کرلیں اسلامی حمیت اور ایمانی غیرت کا مقتضا یہی ہے اور ایسی ہی مبارک تدابیر ظاہری کو (جنکے ساتھ) "اللہ خیر الماکرین" کے حضور دعا واستمداد بھی ضروری ہے) ہم احمدی سیاسی سعی وتدبر سے تعبیر کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں منشی جعفر علیخان صاحب فیروزپوری کی لڑکی عزیزہ **بلقیس بیگم** کا نکاح جو بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے لڑکے سے ہوا وہ بھی اسی قسم کی مصالح پر مبنی تھا جسکی حالت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے باوجود صغر سنی کی شادی کو عام طور سے ناپسند فرمانے کے اثنائے خطبہ میں بڑے زور سے فرمایا کہ یہ نکاح ایک **خاص نکاح** ہے اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ ضرور بابرکت ہوگا +

چین میں عبرتناک سین

اس وقت کے واقعات زبان حال سے شہادت دے رہے ہیں۔ کہ جب انسان اپنے آپکو محض دنیا کی زیب و زینت کا باعث سمجھکر اسے عشرت کدہ بنانے پر اپنی تمام تر توجہ صرف کرتا ہے یا اپنے خالق و مالک حقیقی کی رضا جوئی سے بالکل غافل رہکر امر ہدایت اور فکر عاقبت کی طرف سے قطعی بیگانگی و بے اعتنائی اختیار کر کے مثل چوب خشک کے ہو جاتا ہے جو پھل پھول نہیں لا سکتی اور بجز اس کے کسی مصرف کی نہیں رہتی کہ باغبان اسے کاٹ چھانٹ کر پھینکدے اور وہ جلانے کے کام آسکے۔ تو اس کی تنبیہ و سرزنش کے لئے طرح طرح کے اسباب عقوبت و عذاب مہیا کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ فی زمانہ بھی اطراف عالم سے ایسی ہولناک خبریں آرہی ہیں۔ کہ دل دہل جاتا ہے۔ تباہی اور بربادی کے آثار عبرتناک سین دکھا رہے ہیں۔ اگر ایک طرف یورپ کی سرزمین میں انسانی طاقت کی زور آزمائی لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کا خاتمہ کر رہی ہے۔ تو دوسری طرف طاعون۔ ہیضہ۔ قحط۔ سیلاب اور آتش زدگیاں وغیرہ انواع و اقسام کی آفات ارضی و سماوی اپنی جوع البقر کو فرو کرنے کے لئے نعرۂ ہل من مزید لگا رہی ہیں۔ لیکن افسوس اور سخت افسوس ہے۔ ان لوگوں پر۔ جو یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اور بچاؤ کا کوئی سامان نہیں کرتے۔ بلکہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جو مخلوق مرتی ہے وہ ہمارے لئے جگہ خالی کر رہی ہے۔ کاش وہ اپنی موت سے غافل نہ ہوتے۔ تا فائدہ اٹھا سکتے۔ چونکہ تمام انسانی طبائع یکساں نہیں ہوتیں۔ بلکہ بعض سعید الفطرۃ انسان ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالٰے کے قہری نشانات سے سبق حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے ہم ایسے واقعات وقتاً فوقتاً درج اخبار کرتے رہتے ہیں۔ چین کی تباہی کے متعلق تازہ خبروں سے پایا جاتا ہے کہ علاقہ کوانگ ٹنگ میں ایک سخت سیلاب آیا۔ جس سے قریباً ۱۰ ہزار آدمی غرق ہو چکے ہیں نیز آتش زدگیاں بڑی کثرت سے ہو رہی ہیں۔ جن سے اس وقت تک ۱۱۴۵ مکانات جلکر خاک سیاہ ہو گئے ہیں۔ ان میں ۴۵۰ تجارتی کوٹھیاں تھیں۔ قابل کاشت زمینیں تمام دربار ہو گئی ہیں۔ ۳ ہزار آدمی اس وقت سخت مصیبت میں ہیں یہ کیسا درد انگیز اور عبرتناک نظارہ ہے۔ چونکہ خدا تعالٰے اپنا ایک نذیر (حضرت مسیح موعودؑ) دنیا میں بھیج چکا ہے۔ اور دنیا نے اسے قبول نہیں کیا۔ اس لئے خدا اپنے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر رہا ہے۔ مبارک ہے وہ جو ان خطروں کی زد میں آنے سے پہلے خدا تعالٰے کے ساتھ صلح کرلے اور اس کے مامور برحق کو قبول کرے

بچوں کو زیور پہنانیکا انسداد

یہ امر موجب مسرت ہے کہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر صوبجات متحدہ نے ممتاز ہندوستانی اصحاب کے نام ایک اپیل شائع کر کے بچوں کو زیور پہنانے کے انسداد کی طرف توجہ دلائی ہے۔ واقعہ میں اس خطرناک رواج کے سدباب کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ ہر سال بہت سی وارداتیں اس قسم کی وقوع میں آتی رہتی ہیں۔ کہ بدمعاش لوگ زیور کی خاطر بچوں کو جان سے مار ڈالتے ہیں۔ اس لئے زیور پہنانا گویا انکو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ چونکہ لوگ عام طور پر دین سے لاپرواہ اور دنیا میں منہمک ہو گئے ہیں۔ اس لئے ان کی نظروں میں بچوں کی ظاہری آرائش ایک بہت ضروری چیز قرار پاگئی ہے۔ خواہ اس سے کتنا **نقصان** کیوں نہ اٹھانا پڑے۔ وہ بچوں کو لازماً زیور پہناتے ہیں کاش انکو اپنی اولاد کی عاقبت کا بھی کچھ خیال ہوتا تا انہیں دین سکھاتے۔ ان کی اخلاقی اصلاح و تربیت کا اہتمام کرتے اور بچپن ہی سے انہیں فانی دلبستگی و آرائش کا دلدادہ نہ بناتے لیکن افسوس کہ دین کے متعلق وہ خود بھی کچھ نہیں جانتے اور نہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ اس زمانہ میں خدا تعالٰے اپنی مخلوق کو دنیا کے ظالم پنجہ سے چھڑانے اور دین کے آغوش شفقت میں دینے کے لئے ایک انسان کو مبعوث فرما چکا ہے (صلوۃ اللہ علیہ وعلیٰ آلہ) جو ہر طالب حق سے یہ اقرار لیتا ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا"۔ اس نے خدا کے فضل سے اس قسم کی ایک جماعت بھی قائم کر دی۔ لیکن افسوس خواب غفلت میں سونے والے کروٹ بھی نہیں لیتے۔ خدا تعالٰے اپنی مخلوق کے حال پر رحم فرمائے۔ اور انہیں توفیق دے کہ رسوم قبیحہ کی اصلاح کے ساتھ اپنی نجات اور روحانی ضروریات کا بھی فکر کریں جس کا واحد ذریعہ آج صرف **مسیح موعودؑ** کی معرفت و متابعت ہے اور بس +

ماں بیٹی کا مقدمہ

اسلام کا ہر ایک حکم اپنے اندر بہت سی حکمتیں رکھتا ہے۔ گو نادان لوگ ان کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ لیکن جنہیں خدا تعالٰے علوم حقہ اور بصیرت و معرفت سے بہرہ مند فرماتا ہے۔ وہ انہیں سمجھتے ہیں۔ اور خدا تعالٰے ان احکام کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے واقعات ظاہر کرتا رہتا ہے۔

لے پالک کی رسم تمام مذاہب میں کم و بیش پائی جاتی ہے لیکن ہندوؤں میں خاص طور پر اس کا رواج ہے۔ باوجودیکہ آئے دن اس کی وجہ سے تاسف خیز مقدمات اور عبرت انگیز واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اس کی خرابیوں سے متنبہ نہیں ہوتے کیونکہ ہندوؤں کے نزدیک یہ ایک مایۂ ناز مذہبی رسم ہے۔ حال میں ایک اسی قسم کے مقدمہ کی ابتدا اس طرح ہوئی۔ کہ ایک ہندو لڑکی کو اپر چیت پور روڈ کلکتہ کی ایک عورت نے اپنا متبنیٰ بنالیا تھا۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ اس کی کچھ مدد کرتی۔ الٹا اس کا روپیہ خرچ کرتی رہی۔ حتیٰ کہ اسی کے روپیہ سے اس نے ایک مکان خرید کر اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اور اس کا چار ہزار کا زیور لیکر گھر سے نکالدیا۔ اس مقدمہ کی تحقیقات شروع ہو گئی ہے جس کے نتائج امید ہے کہ اس رسم کے حامیوں کے لئے سبق عبرت کا موجب ہونگے۔

اسلام اس سے منع فرماتا اور اسکو ایک ناپسندیدہ فعل قرار دیتا ہے۔ جو ایک ثبوت ہے اس امر کا کہ دین حق اس خدائے علیم و حکیم کی طرف سے ہے۔ جو ہر بات کے متعلق پورا پورا علم رکھتا ہے۔ اور اپنے بندوں کو جمیع امور متعلقہ حیات انسانی کے نفع و ضرر سے قبل از وقوع مطلع فرماتا ہے

اطلاع۔ خریداران الفضل کو خط و کتابت کرنے وقت خریداری نمبر جو چٹ پر نام کے پہلے درج ہوتا ہے۔ ضرور لکھنا چاہیئے۔ تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو (مینجر)

چند ضروری تصحیحیں

جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ پہلے آپ کو چند ضروری تصحیحیں گولیکی سے بھیجی تھیں۔ جن کا اندراج آپنے ضروری نہ سمجھا۔ اب پھر چند اور ایسی باتیں ہوگئی ہیں۔ جن کی تصحیح ضروری ہے کیونکہ ایسی باتوں کا اثر تمام جماعت پر پڑتا ہے۔ اور الفضل خدا کے فضل سے عام اخباری پوزیشن نہیں رکھتا۔ میری مراد قلمی لغزشوں سے نہیں بلکہ ایسے امور ہیں جو دین سے تعلق رکھتے ہیں ؎

۱۔ مثلاً پچھلے دنوں الفضل میں چھپا تھا کہ نوکر مسلم غیر مسلم کی طرف سے صدقہ دیا جائے یہ غلط ہے حکم غلام کے لئے ہے۔ اور غلام و نوکر اسلام میں ایک پوزیشن نہیں رکھتے ؎

۲۔ .. ..
.. ..
.. ..
.. ..

۳۔ لاتاکلوا الربوا اضعافاً مضعفہ کے معنے چھپے تھے کہ سود در سود نہ کھاؤ یہ معنے بھی غلط ہیں یہ مذہب سرسید اور ایڈیٹر وطن وغیرہما کا ہے کہ سود در سود منع ہے نہ کہ مطلق سود۔ صحیح معنے یہ ہیں کہ بڑھ بڑھ کر ربوا نہ کھاؤ ؎

۴۔ اسی طرح ۲۹ ؍ کے الفضل میں خطبہ جمعہ کی ذیل میں چھپا ہے کہ مسیح موعود کی عزت اللہ نے یہاں تک بڑھائی کہ آخرین منہم میں شامل کر دیا۔ حضور خلیفہ ثانی نے فرمایا تھا کہ عزت یہاں تک بڑھائی کہ آپ کو آخرین منہم کا سردار بنا دیا۔ آخرین منہم تو صحابہ کا گروہ ہے۔ ایسا نہ ہو کوئی شخص کسی آنے والے زمانے میں ان الفاظ سے جو غلط چھپے ہیں۔ یہ استدلال کرے کہ خلیفہ ثانی مسیح موعود کو صرف جماعت صحابہ کا ایک فرد خیال کرتے تھے یہ تو آنحضرت کے غلام ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی شان رکھنے والے جاہ و جلال کے پیغمبر آخرالزمان مسیح موعود کی ہتک ہے کہ اسے وہ مرتبہ دیا جائے جو اس کے پیرووں کا (یعنی ہمارا) ہے ؎ (اکمل)

(یہ قریباً تین مہینے کی بات ہے۔ اندراج تو غیر ضروری نہیں سمجھا۔ مگر افسوس کہ آپکا پرچہ محفوظ نہ رہ سکا کیونکہ خاکسار انہی دنوں الفضل کی خدمت پر نیا نیا آیا۔ اور متعدد مبلغین کی رپورٹوں نیز نئے پرانے مضامین و مراسلات کا ہجوم تھا (ایڈیٹر)

ایک عریضہ بیعت

(نقل مطابق اصل)

أعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم۔ سبحانک لاعلم لنا الاما علّمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یاحی یاقیوم برحمتک استغیث۔ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ رب اشرح لی صدری للاسلام ؎

بخدمت عالی درجات امامنا و مرشدنا حضرت خلیفۃ ثانی بفضل عمر صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ السلام علینا وعلےٰ عباد اللہ الصالحین۔ اشہد لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ واشہد ان احمد عبدہ ومسیح موعودہ ومہدی معہودہ ونبی ورسول وامامٌ من امۃ محمد رسول اللہ خاتم النبیین وسید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔ بعدہٗ عرض ہے کہ بسبب شامت اعمال و بعض وجوہات کے حضور کی خدمت میں بیعت کی عرضی نہیں بھیج سکا۔ امید کہ از روئے کرم و مہربانی عاجز کے قصور کو معاف فرماوینگے۔ اور اب عرض ہے۔ کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ھو الاوّل والاٰخر انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ اکبر۔ سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی فاغفرلی فاغفرلی فانک لایغفر الذنوب الا انت۔ آج میں حضور کے دست مبارک پر ان تمام شرائط پر پابندی کے ساتھ جو کہ سلسلہ مبارکہ احمدیہ کے لئے ضروری ہیں بیعت کرتا ہوں۔ اور دعا کے لئے بڑے عجز و انکسار کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے اس عہد بیعت پر تا مرگ قائم رہنے کی توفیق عطاء فرماوے۔ کہ اس عاجز و مسکین کے لئے بمعہ اہل و عیال و اطفال و متعلقین کے باعث حصول برکات و سعادت دارین و خوشنودی و رضائے رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ہووے۔ آمین ثم آمین یا اللہ یا رب العالمین۔ والسلام۔ زیادہ حد ادب

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ تیسری دفعہ بیعت کرنے کے لئے زندگی و توفیق عطاء فرمائی

ناستیم کا دولا میم ذا نگم لغم - دا ذہ نہ یم
حیاذ غم می ذ ننگ۔ وی

عریضہ منجانب خاکسار احقر العباد محمد حسن صوفی احمدی ولد حاجی موسیٰ خان افغان قوم ترین مرحوم سابق باشندہ کراچی بندر سندھ۔ حال ساکن ماؤنٹ گراواٹ متصل شہر برزبن ضلع کوینز لینڈ۔ ملک اسٹریلیا۔ ۱۱ جولائی ۱۹۱۵ء روز یکشنبہ۔ مطابق ۲۸ ماہ شعبان ۱۳۳۳ھ

ہر کمالے را زوالے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مضمون مندرجہ ذیل الفضل میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔ میں خواجہ صاحب کے گرویدگان سے تھا۔ اور وہ مجھ پر اظہار چشم عنایت فرمایا کرتے تھے۔ لہذا ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کے مطابق یہ ہدیہ بھی خواجہ صاحب کی خدمت میں بطور پیشکش بھیجتا ہوں:۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف اور مضمون یہ ہے:۔

کمال الدین زوال دین نہ چاہ
یہ راہ پُرخطر ہے اس سے باز آ

پلٹے کیا کیا زمانہ کھاتا ہے | رنگ کیا کیا فلک دکھاتا ہے
جوش بیجا میں خاک کا پتلا | اپنی ہستی بھی بھول جاتا ہے

اے خاکی اصل ذرہ بمقدار اگر قدرت نے تجھے تابندگی بخشی ہے تو اپنے حسن و جمال پر فریفتہ نہ ہو کیونکہ یہ آب و تاب خدا کے روشن کئے ہوئے آفتاب کا پرتو ہے۔ اور یہ چمک دمک صرف اسی صورت میں رہ سکتی ہے کہ تو اپنے آپ کو اس نیرّ عالم افروز سے وابستہ رکھے۔ جونہی تو نے اس سراج منیر سے منہ موڑا تیری چمک سیاہی سے مبدل ہو گی۔ اور تو وہی ریت کا ذرہ رہ جائیگا۔ جو پاؤں تلے روندا جاتا ہے ؎

اے کمال دین کے زوال میں ساعی نہ ہو۔ کیا تو

وہی نہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے راگ گا کر سامعین سے خراج تحسین وصول کیا کرتا تھا افسوس تیرے دماغ میں کیا فتور آیا ۔ کہ جس چیز کو تو قند مکرر سمجھتا تھا آج اُسے زہر ہلاہل قرار دیتا ہے کیا تجھے یاد نہیں رہا کہ تو نے اس عظیم الشان نبی کی نبوت منوانے کے لئے ایک رسالہ بنام "بنگال کی دلجوئی" لکھ کر کثرت سے شائع کیا تھا ۔ دیکھ اس بیس صفحہ کے رسالہ میں تو نے مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور رسالت کو کس زور سے پیش کیا ہے ۔ اگر تجھے بھول گیا ہے تو میں اس کے جستہ جستہ مقامات تجھے یاد دلاتا ہوں

صـ۶ "لہذا سنہ ۱۹۱۰ و ۱۹۱۱ء میں واقعات نے پیدا ہو کر ان الفاظ کو پورا کیا ۔ جو سنہ ۱۹۰۶ء کے آغاز میں ایک مُرسل ربانی کی زبان پر جاری ہوئے "۔

صـ۹ "ہاں خدا کی آواز ایسے وقت میں ہندوستان کے مُرسل پر ذیل کے الفاظ میں نازل ہوئی "۔

صـ۱۰ "لیکن یہ وہ باتیں ہیں جو خدا کے مُرسل پر کھلے کھلے الفاظ میں آج سے چھ سال پہلے ظاہر ہوئیں "۔

صـ۱۱ "لیکن میں پوچھتا ہوں کہ اس وقت سے پہلے کبھی بھی سلطنت ترکی میں ایسے غدار قوم فروش پیدا ہوئے جیسے گذشتہ پندرہ سولہ سال میں اس نبوت کے بعد ملک و قوم نے پیدا کئے "۔

صـ۱۲ "اگر چاہو تو میں تمکو ہر روز دس ہزار پیشگوئیاں سنا سکتا ہوں جو اس مرسل یزدانی کے منہ سے نکلیں اور وقت پر پوری ہوئیں "۔

صـ۱۳ "کیا یہ وہی طاقت نہیں جب خدا کے اوتار دنیا میں آ کر دنیا کے ظلمانی بوجھ ہلکا کرتے ہیں "۔

صـ۱۴ "کیا دنیا میں وہ کریم النفس انسان جن کو دنیا نے اوتار یا نبی یا حکیم یا ناسوس یا بدھ کر کے پکارا ہے وہ ایسے ہی وقتوں میں زمانہ نے پیدا نہیں کئے جیسے کہ ہمارا زمانہ"۔

صـ۱۴ "ان زمانوں کو یاد کرو جب پاپ اسقدر بڑھ جاتے ہیں کہ دھرتی زیادہ پاپ کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی ۔ اور وہ چلا چلا کر پرمیشر سے پرارتھنا کرتی ہے کہ اب وہ آپ ہی اوتار لیکر اس کی پیٹھ سے پاپ کو دور کرے ۔ کیا ہمارا سماں اسی قسم کا سماں نہیں تو پھر وشنو بھگوان اوتار لے کر ہم پر کیا نہ کرتے"۔

صـ۱۹ "ایک رسول آیا ۔ لیکن ہیہات ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون "۔

صـ۲۰ "اور بالآخر ہم اپنے دوست پادری ٹامس ہاول بشیر کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس رسالہ کو پڑھے وہ اپنے رسالہ دافع الافترا میں حضرت مرزا صاحب کی نبوتوں کا ثبوت مانگتا ہے وہ ان ثبوتوں پر غور کرے "۔

اے خواجہ کیا یہ تیرے اپنے الفاظ نہیں ہیں ؟ تو کس منہ سے حضور علیہ السلام کی نبوت منواتا تھا آج خود ہی اس نبوت سے انکاری ہے ۔ ہاں یہ ضرور ہونا تھا کیونکہ تو نے میرے روبرو اس عظیم الشان نبی کی خدمت میں ایک دفعہ اپنا خواب سنایا تھا کہ میرے منہ سے بہت سے چوہے نکلے ہیں آج تو اپنی تحریروں اور تقریروں سے اس خواب کو پورا کر رہا ہے جبکہ تو مکان احمدیت کو جو تیرا ملجا و ماوٰی تھا ۔ متواتر سوراخ نکال کر اور رخنے ڈالکر ضعیف البنیان بنانے میں ساعی و سرگرم ہے ۔

لیکن تو یاد رکھ ! اس مکان کا مالک وہ قادر مطلق خدا ہے جو بدخواہوں کے دانت توڑ سکتا ۔ اور گردن مروڑ سکتا ہے تو اس مکان کو کیا منہدم کریگا ۔ ہاں اسی مقدس نبیؐ اور رسولؐ کے کشف کے مطابق دیوانہ وار حرکات کرتا ہؤا مسجد (جماعت) سے نکلنا ہی امر مقدر ہو تو مرضی اللہ کی ۔ لیکن میں تیری قدیمی محبت کو یاد کر کے نصیحت کرتا ہوں کہ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ۔

خاکسار اللہ دتا احمدی سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول رام نگر ضلع گوجرانوالہ

احمد نبی اللہ ہی آج مدار نجات ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(از افاضات حضرت مولینا محمد احسن صاحب فاضل امروہوی)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

ماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ مایشاء انہ علی حکیم وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا ماکنت تدری ما الکتاب ولا الایمان ولکن جعلنٰہ نورا نھدی بہ من نشاء من عبادنا وانک لتھدی الی صراط مستقیم صراط اللہ الذی لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض الا الی اللہ تصیر الامور ۰ پ ۲۵ ع ۵

یہ آیت اگرچہ عوام کے لئے مزلت الاقدام ہے لیکن فی الحقیقت مراتب کاملہ وحی حضرت سید المرسلین اور خاتم النبیین کے فضائل فوق الفوق کا بیان کر رہی ہے ۔ مفسرین اس کی شان نزول میں لکھتے ہیں کہ ان الیھود قالوا لہ لما لا تکلم اللہ ولا تنظر الیہ ان کنت نبیا کما کلمہ موسیٰ ونظر الیہ فقال لم ینظر موسیٰ الی اللہ تعالیٰ فانزل اللہ تعالیٰ ذلک اس آیت سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ وحی رسالت پناہی کے تو وہی تین طریق ہیں جو اوپر مذکور ہوئے یعنی قلوب انبیاء میں الہام کا ہونا خواہ بیداری میں ہو یا خواب میں جو لفظ وحیا کا مفہوم ہے دوسری صورت کلام الٰہی کا سنایا جانا من وراء حجاب کے تھا کیونکہ اس عالم میں اللہ تعالیٰ کے کلام کا سننا مشافہتاً بشر کو ممکن نہیں کجا انسان ضعیف البنیان اور کجا شان اعلےٰ جلال الوہیت کی ۔ تیسری صورت یہ ہو کہ فرشتے یعنی جبرئیل کو بھیجکر کلام الٰہی نبی علیہ السلام کو سنایا جاوے ۔ او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء ۔ پس یہی تینوں صورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ بشر تک اپنا کلام الٰہی پہنچاتا ہے لاغیر ۔

پس جو یہود کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کو بالمشافہ معہ رویت تجلی الٰہی کے مکالمہ سے ہؤا تھا یہ محض غلط ہے ۔ کیونکہ اسکی شان علی حکیم کے خلاف ہو ۔ ہاں اس کی صفت حکمت ضرور مقتضی ہے کہ ان ہر سہ وجوہ کے ساتھ کلام الٰہی بشر کو پہونچے تاکہ بشر کی اصلاح دینی و دنیوی کیجاوے ۔ لیکن البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ تینوں وحی کے مرتبے تمام انبیاء سے قوت و شوکت میں بچند وجوہ ذیل بڑھ چڑھ کر ہیں ۔ جن کے حصول کا علم و ایمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قبل نبوت نہیں دیا گیا تھا کہ ان طرق سہ گانہ ہی کے ذریعہ جو نہایت اعلےٰ درجہ پر ہونگے وہ کتاب دیجاویگی کہ صدہا وجوہ کے ساتھ قیامت تک معجزہ ہوگی ۔ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علےٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وغیرہ ذلک من الآیات ۔ پس حضرت موسیٰ پر کونسی ایسی کتاب نازل ہوئی تھی جو قرآن مجید کی ایک چھوٹی سی سورۃ کا بھی مقابلہ کر سکے اور قبل نبوت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس الایمان کی حقیقت بھی نہیں معلوم تھی ۔ جو علمت علم الاولین والآخرین

کے ساتھ دیا گیا جس پر حضرت موسیٰ کو بھی سخت غبطہ ہوا تھا بحکم حدیث صحیح بخاری و مسلم وغیرہ کو جو متعلق معراج شریف کے ہیں پس ان آیات زیر تفسیر میں اسی عالی مقام و ایمان کی طرف اشارات لطیفہ کئے گئے ہیں چنانچہ فرمایا ولکن جعلناہ نوراً نھدی بہ من نشاء من عبادنا یعنی تمام انبیاء کے واسطے من امرنا کا مصداق ہے جو وحی طرق سہ گانہ آنحضرت کے لئے ہیں لیکن آنحضرت صلعم کی وحی معہ اقسام سہ گانہ اپنے کے ایک ایسا نور عظیم الشان رکھتی ہے جس سے ان تمام حقائق و معارف کا دروازہ آپ پر کھولا گیا جو انبیاء سابقین کو وقت میں مفتوح نہیں ہوا تھا اذ بحکم وکان فضل اللہ علیک عظیما کہ اس نور کا عطا کرنا ہدایت کی مشیت میں آپکے واسطے ہی مخصوص تھا۔ بلکہ آنحضرت صلعم کی ذات بابرکات صرف کامل ہی نہیں تھی بلکہ مکمل بھی تھی۔ لہذا اس مرتبہ کو بطور ظل اور بروز کے دوسرے افراد خیر الامم کے بھی مستفید ہو سکتے تھے لہذا ارشاد ہوا کہ وانک لتھدی الی صراط مستقیم جس میں امت کے تمام اولیاء دیگر انبیاء بنی اسرائیل کے ساتھ شریک ہیں علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل لیکن ان سے بڑھکر ایک فرد کامل اس امت میں ایسا ہونا لازمی تھا جسکو احادیث صحیحہ میں نبی اللہ فرمایا گیا اور ان آیات میں اس جگہ پر صراط اللہ ارشاد کیا گیا کیونکہ اس کے ذریعہ سے پیشگوئی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کا ظہور ہوا جو بعثت اول کامل طور پر تمام عالم میں واقع نہیں ہوا تھا۔ اس لئے ان الہامات سے امت خیر الامم کو اطلاع دیگئی کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین جسکا اشارہ ان آیات زیر تفسیر میں یوں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ صراط اللہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض۔ پس اب اس صراط اللہ یا جری اللہ اور نبی اللہ کے مقابلہ میں آسمان و زمین میں کوئی صراط اللہ ایسا موجود نہیں جو اللہ تعالیٰ کی حیات قدس تک پہونچا سکے کیونکہ تمام آیات اور علوم صحیحہ خاتم النبیین کے جو اللھم ارنا الاشیاء کما ہی کے مصداق ہیں اسی صراط اللہ میں منحصر ہیں جو دربار قدس الٰہی تک پہونچتے ہیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ الا الی اللہ تصیر الامور پس اب بغیر وساطت حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے جسکو آیت زیر تفسیر میں صراط اللہ فرمایا گیا۔ اور احادیث میں نبی اللہ کہا گیا قرب الٰہی تک کوئی صراط نہیں پہونچا سکتا فافھم فان ھذا من الآیات العظام ھم منزلۃ اقدام العوام اور اگر ان واقعات زمانہ بعثت ثانوی نبوی کے ساتھ ان آیات کی تفسیر کیجاوے تو بہت سے جملے اور الفاظ مندرجہ آیات مذکورہ کے نعوذ باللہ عبث اور لغو ہوئے جاتے ہیں ثم نعوذ باللہ منہ
آنکس ہست اہل بشارت کہ اشارت داند۔ نکتہ ہا ہست بسے محرم اسرار کجاست

(م) پس غلط ہے۔ قول اس مدعی احمدیت کا جو نجات بشری کا دارومدار اس حبل اللہ کے صراط مستقیم کو جو بفضل وہی صراط اللہ ہے قرار نہیں دیتا اور یہ امر تو اظہر من الشمس ہے کہ جس قدر علوم آپکو بذریعہ وحی کے منکشف کئے گئے وہ تمام علوم آپکی نسبت ایسے ایمانیات اور یقینیات ہیں کہ ان سے بڑھکر کوئی ایمان اور یقینیات ہو ہی نہیں سکتا لہذا قبل از نبوت کو آنحضرت صلعم کو یہ حقیقت الایمان کی حاصل نہیں تھی۔ پس وما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان کی یہ تفسیر ہے جس میں مفسرین نے بہت طوالت بے سود فرمائی ہے وبس ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

از جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے

مورخہ ۲۷۔ اگست ۱۹۱۵ء

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۔ مَن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ الخ

کل میں نے ایک لطیف بات سنی تھی۔ اور میرا ارادہ وہی بات اس وقت پہنچانیکا ہے۔ کیونکہ وہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ اگر اس پر میں اور آپ سب لوگ عمل کر سکیں (میں خدا تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں۔ کہ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے) تو یہی بات نجات کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لڑکوں کے لئے جو دعائیں فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک مصرعہ یہ بھی ہے۔ کہ "یہ مرجع شہاں ہوں" ایک دنیادار کے سامنے یہ ایک ایسی ہی بات ہے جیسی کہ نعوذ باللہ کسی پاگل کے منہ سے نکلی ہوئی بات ہو۔ کیونکہ ایک ایسا شخص جو گاؤں کے رہنے والا ہو کسی قسم کے ظاہری سامان نہ رکھتا ہو۔ اپنے لڑکوں کے لئے اس وقت جبکہ وہ ابھی قرآن پڑھ کے آئے ہیں خدا تعالیٰ کے آگے یہ دعا کرتا ہے۔ کہ بادشاہ ان کے پاس چل کر آئیں۔ دنیا دار تو اس کو پاگل کا کلام ہی کہیگا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے یہی ایک بہت بڑی بات ہے۔ کیونکہ نبی کے سوا اور کون ہے۔ جو ایسی بات کہہ سکے۔ اسی فقرہ کو لیلو۔ اس سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ خدا کا نبی تھا۔ اور اسے پوری پوری امید تھی۔ کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے۔ اسی اعتقاد پر اس نے کہا کہ یہ مجھے مرجع شہاں ہوں۔ اور واقعی خدا کا کلام اس کی تائید کر رہا ہے پھر حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ یعنی ایک وہ وقت آنیوالا ہے کہ تو نہ ہوگا۔ اس لئے لوگ تیری نشانیاں ڈھونڈینگے تیرا جسم انہیں نہیں ملیگا۔ اس لئے تیرے پہنے ہوئے کپڑے جو جولاہوں نے بنائے ہونگے چومینگے۔

ایک طرف تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ اور دوسری طرف یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس کی ایسی باتیں جو بظاہر ان ہونی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمانے پر پوری ہوئیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ انکو میں اس مختصر خطبہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ نیز تم سب لوگ انہیں اچھی طرح جانتے بھی ہو۔ ان باتوں سے ہمیں یقین ہے کہ یہ باتیں بھی ضرور پوری ہونگی۔

یہ سنانے سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ ان باتوں کے پورا ہونے کی جہاں ہمیں خوشی ہے۔ وہاں ہمارے لئے ایک فکر کی بات بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ جب بادشاہ اس سلسلہ میں آئینگے۔ تو مال اور دولت اپنے ساتھ لائینگے۔ اس وقت ہمارے لئے ماتم کا مقام ہوگا۔ کہ ہمیں ان سے پہلے خدا نے اپنے مال خرچ کرنے کا موقعہ دیا تھا۔ لیکن ہم نے اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ کیونکہ اس وقت ہمارے لئے موقع نہیں ہوگا۔ جب نواب اور بادشاہ آجائینگے۔ اس وقت ہمارے چند پیسوں کی ضرورت نہ ہوگی۔ پس تم اس وقت کو غنیمت سمجھو اور جو تم سے ہو سکتا ہے۔ اللہ کی راہ میں دین کے کاموں پر خرچ کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ایک وقت ہوگا۔ جبکہ ازحد کے برابر سونا بھی دیا جائیگا۔ تو اس قدر ثواب نہیں ہوگا۔ اسی طرح تمہارا حال ہوگا۔ یہ باتیں پوری ہونگی۔ اور ضرور ہونگی۔ دشمن خواہ کچھ کہے وہ جھوٹا ہے۔ اور خدا سچا ہے اس لئے اس کی سب باتیں پوری ہونگی۔ پس ہمیں اس موقع کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ ممکن ہے۔ کہ وہ وقت جلدی ہی آجائے تم دیکھتے نہیں۔ دنیا پر کس طرح تغیر آ رہے ہیں۔ اس وقت خدا تعالیٰ آہستہ کام نہیں کر رہا۔ بلکہ جلدی جلدی کر رہا ہے۔ اس رفتار کو اگر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ وقت جلدی ہی آنے والا ہے۔ اب خدا تعالیٰ جو اپنے نشان دکھا رہا ہے وہ بادشاہوں کے لئے ہیں۔ اور وقت آ رہا ہے۔ کہ وہ ان سے فائدہ اٹھائینگے۔ وہ بھی انسان ہیں۔ جب ہم نے مسیح موعود کو مان لیا۔ تو کیا ان کا ماننا غیر ممکن ہے۔ کیا عجیب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے نشانوں سے آگاہ ہو کر قبول کر لیں۔ پس تم سمجھ لو۔ کہ چند سالوں میں ایسا ہو جائیگا۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ اس

وقت کچھ خرچ کرلو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ نہ کرو۔ اللہ کسی کا محتاج نہیں۔ وہ تو تمہیں اجر دینے کے لئے خرچ کرنیکا موقع دیتا ہے۔ ایک وقت آئیگا۔ جب سب دروازے کھل جائینگے۔ اس وقت سے پہلے پہلے خرچ کرلو۔ اس کے بعد جو خرچ کیا جائیگا۔ وہ پہلے کے برابر نہیں ہوگا۔ تم یہ بھی یاد رکھو۔ کہ تمہارا اس وقت کا خرچ کیا ہوا اس وقت کے خرچ کرنے کے برابر نہیں ہوگا۔ چونکہ خدا رحیم و کریم ہے بعد میں خرچ کرنے والوں کو بھی جزا دیگا۔ مگر وہ برابر نہیں ہونگے اگر تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے۔ تو وہ جانتا ہے۔ بے خبر نہیں ہے اس لئے تمہیں ضرور اجر دیگا خدا پکار کر کہتا ہے۔ کوئی ہے جو خدا کو قرض دے۔ کیوں؟ اس لئے کہ میں اسے بڑھ چڑھ کر دونگا۔ یہاں قرض کا لفظ جو خدا تعالیٰ نے رکھا ہے فیضٰعفہ لہٗ میں اس کا جواب دیدیا ہے۔ کہ تم جو کسی کو قرض دیتے ہو۔ تو اس خیال سے کہ یہ واپس بھی دے۔ ہمیں جو تم دوگے۔ ہم بھی اس سے بڑھ چڑھ کر واپس دینگے۔ اور صرف دنیا کے رنگ میں ہی نہیں۔ بلکہ دین کے رنگ میں بھی۔

فتاویٰ احمدیہ

اگر کوئی شخص کسی زمیندار کاشتکار سے یہ پٹہ لکھوائے۔ کہ میں فی گھماؤں اتنا غلہ یا نقدی لیا کرونگا۔ خواہ تمہاری فصل ہو۔ یا نہ ہو۔ تو کیا فصل کے نہ ہونیکی صورت میں بھی رقم معینہ یا غلہ لینا جائز ہوگا۔ نیز ایسا پٹہ لکھکر دینا یا لینا جائز ہے۔ یا نہیں۔

جواب۔ از مولوی اسمٰعیل صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اگر اس طور پر زمین پٹہ پر دیجائے۔ کہ ابتدائی اور انتہائی میعاد پٹہ پہلے معین ہوجائے۔ یا سالانہ یا ماہانہ شرح مقرر کرلیجائے۔ اور روپیہ یا کسی خاص مقدار غلہ کی پوری تعیین ہوجائے۔ تو اس طرح پر زمین پٹہ پر دینا یا لینا اور ایسا روپیہ لینا اور دینا سب جائز اور درست ہے۔ کیونکہ شرعاً زمین کی حیثیت مکان کی طرح ہے جو مقررہ کرایہ پر لینا جائز ہے۔ پھر خواہ اس سے کام لیا جائے۔ یا نہ لیا جائے۔ کرایہ بہر حال دینا ضروری ہوتا ہے۔ یہی حال زمین کا ہے +

فہرست نومبائعین

۲۳۔ اگست تک

محمد گلاب	سیالکوٹ	کرم بی بی	سیالکوٹ
رولیا	〃	حسین بی بی	یادگیر
قادربخش	〃	کلثوم بی بی	〃
بہادر	〃	عبد القیوم	〃
مسماۃ طالع بی بی	〃	خدیجہ بی بی	〃
نواب بی بی	〃	عبد اللہ خندہ عرف چیتا صاحب	〃

میزان ۱۲

نامہ نگاران الفضل کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے فرائض سے غافل نہ رہے یہ دینی خدمت کا خاص وقت ہے۔ علمی اصلاحی تبلیغی ہر قسم کے مضامین جلد جلد آنے چاہئیں۔
(ایڈیٹر)

ضرور یاد رکھئے خط و کتابت میں آپ ان امور کی ضرور احتیاط رکھا کریں۔ ورنہ تعمیل میں غلطی کا اندیشہ ہے (۱) اپنا نام و پتہ صاف و خوشخط لکھئے۔ (۲) ہر خط میں نمبر خریداری ضرور دیجئے۔ (۳) مضمون یا دیگر قابل اشاعت امور کو مینجر کے متعلق عنایت ناموں سے الگ رکھئے۔ (۴) حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں جو عریضے محض بغرض دعا یا اطلاع یا اظہار عقیدت لکھے جاتے ہیں وہ چھپنے والی تحریرات سے علیحدہ ہوں (۵) دفتر محاسب یا دفتر سکرٹری یا دیگر دفاتر قادیان کو جو کچھ لکھنا ہو جدا گانہ کارڈ میں لکھیں تاکہ آپکی تعمیل میں حرج تاخیر اور یہاں کارکنوں کو دقت نہ ہو (۶) ہر تحریر پر تاریخ کا ہونا ضروری ہے۔
(مینجر الفضل)

پیغام حنیف ایک نو تالیف دلچسپ اور مدلل رسالہ ہے احمدیت کی تائید میں پیر جی محمد حنیف صاحب احمدی سوداگر ڈیرہ دون نے اکثر ضروری حجج و براہین کو ایک ایسے مسلسل بیان اور مربوط پیرایہ میں ترتیب دیا ہے کہ اخیر تک پڑا ہے بدوں شاید کسی کا جی چھوڑنے کو چاہے لکھائی چھپائی کاغذ بھی اچھا ہے۔ پھر قریباً پچاس صفحہ حجم پر قیمت اور کچھ بھی نہیں۔
برادر محمد یمین صاحب تاجر کتب قادیان نے چھپوایا ہے انہی سے ملیگا۔

برکات خلافت

اس نام سے وہ معرکۃ الآرا تقاریر جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے سالانہ جلسہ پر فرمائی تھیں۔ چھپ کر تیار ہوگئی ہیں۔ بہت عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ انجمن ترقی اسلام نے شائع کی ہیں چونکہ جماعت کی عملی زندگی کے متعلق ہدایات اور اعلیٰ نکات کا مجموعہ ہیں۔ اس لئے ہر ایک احمدی کو خریدنی چاہئیں۔
قیمت صرف .... ۸ہر ہے جو بالکل واجبی ہیں۔

میدہ کی سیویاں بنانیکی مشین

یہ عجیب و غریب ہمنے خاص و عام کی سہولیت کے لئے اپنے کارخانہ میں تیار کی ہے اسمیں میدہ باہر سے ڈالا جاتا ہے۔ بچہ سے لیکر جوان تک اس کا استعمال کرسکتا ہے۔ اس میں سیویاں ایک گھنٹہ کے اندر اندر ۲ سیر تک بن سکتی ہیں ارزان اور وزن میں بھی صرف ایک سیر ہے تاجروں کے لئے خاص رعایت ہوگی قیمت فی مشین مع دو عدد چھلنیاں موٹی اور باریک ۱۲ہر۔
پتہ مستری فضل کریم نزد مہمان خانہ مسیح موعود قادیان

ہدایۃ المہتدی الیٰ حقیقۃ المہدی

(مصنفہ حضرت مولینا سید محمد عبد الواحد صاحب ساکن ملک بنگال ؟؟)
ایک عمدہ رسالہ ہے کسی غیر احمدی کے سوالات کی بنا پر محض مختصر طور پر لکھا گیا ہے۔ ۰ صفحہ کا رسالہ ہے۔ مگر ہمارے سلسلہ کی اکثر ضروری باتوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی حالت میں ناواقفوں کیلئے موجب واقفیت ہے اور مخالفوں کے لئے دندان شکن جواب ہیں اکثر دلائل کتب مسلمہ مخالفین کے لائے گئے ہیں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی اس رسالہ کو پسند فرمایا ہے شرقی بنگال مونگیر حیدر آباد وغیرہ میں شائع ہوا ہے خوشخط عمدہ کاغذ قیمت ۳ر علاوہ محصولڈاک ہے جو صاحب چاہیں منگا کر دیکھ سکتے ہیں۔ **المشتہر**

خاکسار سعید احمد احمدی از مولوی پاڑہ

مقام برہمن بڑیہ ضلع تپرہ ملک بنگال ؎